بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی ——— یوم شنبہ

جلد ۳۰	۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش	۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ	۱۰ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء	نمبر ۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۸۔ اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کو حرارت اور ضعف کی شکایت ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھّی ہے:۔

آج بعد نماز مغرب جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے محلہ دار الرحمت کی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے اہل محلہ کو فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف مؤثر الفاظ میں توجہ دلائی۔ جس پر انصار اور خدام نے گرم جوشی سے لبیک کہا:۔

آج ۹ بجے صبح قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ابن جناب قاضی عبد الرحیم صاحب کی لڑکی کی تقریب ختنہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شمولیت فرمائی۔ اور دُعا کی۔ دُعا میں شمولیت

پاپائے روم کا اعلانِ جہاد

"الفضل" کے گزشتہ پرچہ میں پاپائے روم کے اعلان کا جو اقتباس شائع کیا گیا ہے۔ وُہ چونکہ حکومت کے محکمہ اطلاعات نے مہیا کیا ہے۔ اس لئے اس کے درست ہونے میں کوئی شُبہ نہیں ہوسکتا۔ قطع نظر اس سے کہ اس اعلان کا ان لوگوں پر کیا اثر ہوگا جنہیں مخاطب کرکے یہ شائع کیا گیا ہے۔ قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ زمانہ میں جبکہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک کو ضمیر کی آزادی۔ اور مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس قسم کا اعلان مناسب سمجھا جاسکتا ہے۔ اور کیا انجیل مقدس اس کی اجازت دیتی ہے:۔

اس اعلان میں پاپائے روم نے جرمن زبان میں کیتھولک فرقہ کے پادریوں کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ "عیسائیت اور انجیل کے مقابلہ میں کوئی نیا مذہب اور نئی کتاب پیش کرنے والوں کے خلاف جہاد شروع کیا جائے۔ اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے"

اگر اس "جہاد" سے مراد دلائل اور براہین کے ساتھ عیسائیت اور انجیل کی صداقت پیش کرنا ہے۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ ضرور ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کچھ اور مطلب ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا۔

پادری صاحبان اسلام پر بہت بڑا اعتراض یہ کرتے رہے ہیں۔ کہ اسلام میں جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جہاد کی تشریح ان کے نزدیک یہ ہے۔ کہ اپنے عقائد سے اختلاف رکھنے والے لوگوں کو جبر و تشدد کے ساتھ یا تو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یا اپنا ہم خیال بنا لیا جائے۔ اسلام نے اس قسم کی تعلیم قطعاً نہیں دی بلکہ نہایت واضح طور پر مذہب کے بارے میں ہر قسم کی سختی اور تشدد کو ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ۔ یعنی دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے پادری صاحبان یہی کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے جہاد کا حکم دے کر جبر اور تشدد سے کام لینے کو جائز قرار دیا ہے۔ اب پاپائے روم کی طرف سے عیسائیت اور انجیل کے خلاف کوئی بات پیش کرنے والوں کے متعلق جہاد کرنے کا اعلان خدشہ پیدا کرتا ہے۔ کہ اس میں تشدد کرنے کی طرف تو اشارہ نہیں کیا گیا۔ اگر نہیں۔ تو معلوم ہُوا۔ جہاد بغیر تشدد کے بھی ہوتا ہے اور اس وقت تک اسلام کے مسئلہ جہاد پر عیسائی جو اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ وُہ محض تعصّب اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ تھے:۔

دُوسری بات اس اعلان میں یہ کہی گئی ہے۔ کہ "خدا اس کے فرستادہ اور اس کی کتاب پر حملے کرنے والوں کے خلاف بے باکی سے آواز بلند کی جائے" ناپسندیدہ اور غیر مہذب رنگ میں کسی مذہب کے پیش کردہ عقائد پر حملے کرنا نہایت معیوب بات ہے۔ اور ہر معقول پسند انسان کو اس کے خلاف آواز بلند کرنے کا حق حاصل ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا پادری صاحبان نے اسلام کے خدا۔ اس کے فرستادہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی کتاب قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہُوئے بھی کبھی محسُوس کیا۔ کہ ان کا یہ طریق عمل مسلمانوں کے لئے کس قدر اذیت رساں۔ اور تکلیف دِہ ہے۔ یورپین، اور ان سے بڑھ کر ہندوستانی پادریوں نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر جس قدر گندے اعتراضات کئے۔ اور ناپاک الزامات لگائے۔ وُہ سراسر بے بنیاد ہیں۔ اور کوئی شریف انسان ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں درست خیال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں نے بارہا ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ لیکن کبھی شنوائی نہ ہوئی لیکن اب جبکہ خود عیسائی کہلانے والوں نے بقول پاپائے روم یسُوع مسیح۔ اور انجیل پر حملے شروع کئے۔ تو خود ان کے خلاف آواز بلند کرنے لگے کاش عیسائی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دل آزار اور ناروا حملے نہ کرتے۔ تا آج ان پر بھی ایسے حملے نہ کئے جاتے۔ جن کی شدت سے بلبلا رہے ہیں۔ اور پاپائے روم سے اعلان کرائے جارہے ہیں:۔

تیسری بات اعلان مذکور میں یہ کہی گئی ہے۔ کہ

"پادریوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ مسیح اور اس کے حواریوں کے اس قول کی تبلیغ کریں۔ کہ ہم انسانوں کے بجائے خداوندِ خدا کے احکام مانتے ہیں۔ اور مانیں گے"

اس کے متعلق اگر وُہ لوگ جن کے خلاف جہاد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے یہ کہیں۔ کہ ذرا بتایئے تو سہی۔ خداوندِ خدا کے وُہ کونسے احکام ہیں۔ جو پاپائے روم۔ اور ان کے پادری اور پیرو مانتے ہیں۔ تو نہ معلوم کیا جواب دیا جائے۔ کیا خداوندِ خدا کے اس اعلان پر عمل کیا جارہا ہے۔ کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ یا اس حکم کی پابندی کی جارہی ہے۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپّڑ مارے۔ تو دُوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ انجیل کی تعلیم، اور اس کے احکام پر ساری دُنیا میں نہ کہیں عمل کیا جارہا ہے۔ اور نہ سب حکموں پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ وُہ تعلیم ایک خاص زمانہ اور خاص قوم کے لئے تھی۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے ساری دُنیا کے لئے مکمل تعلیم بانیٔ اسلام علیہ السلام کے ذریعہ نازل کی۔ اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح

تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔
"بعض ایسے لوگ ہیں جو ادائگی میں سستی کرتے ہیں ۔ وہ خیال کر لیتے ہیں ۔ کہ آخری دن ادا کریں گے ۔ حالانکہ مومن کو چاہیئے کہ پہلے دن ہی ادا کرے ۔ (جیسا کہ بہت سے احباب ۳۱ مارچ تک ادا کر چکے ہیں) یا پھر ہر ماہ کرتا جائے ۔ کیا پتہ ہے کہ وہ آخری دن تک زندہ بھی رہے یا نہ رہے ۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے ۔ کہ میں اگست میں ادا کر دوں گا اسے کیا علم کہ وہ اگست تک زندہ بھی رہے گا یا نہیں ۔ لیکن جس نے نومبر میں وعدہ لکھوایا ۔ اور پھر کچھ دسمبر میں ادا کیا کچھ جنوری میں ۔ اور بعد میں فوت ہو گیا ۔ تو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں وہ ادا کرنے والوں میں شمار ہو گا نادہندوں میں نہیں ۔ کیونکہ جب تک وہ زندہ رہا برابر ادا کرتا رہا ۔ لیکن جو شخص ایک قسط بھی ادا نہیں کرتا ۔ وہ اگر فوت ہو جائے ۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور دریافت کرے گا ۔ کہ تم نے ادائگی کے لئے کیا تیاری کی تھی ۔ پس دوست تحریک جدید کے چندوں کی ادائگی میں عجلت سے کام لیں ۔ جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے ۔ وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں ۔ سارے ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں ۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کر سکتے ہیں ۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے ۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں ۔ تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے ۔ اگر وقت پر یہ قسط ادا نہ ہو ۔ تو دس روپیہ سینکڑا جرمانہ ہو جاتا ہے ۔ جو گویا بروقت ادا نہ کرنے والے کی سستی سے ہوا ۔ اور اس صورت میں اس کا سو روپیہ چندہ خدا تعالےٰ کے ہاں نوّے روپیہ سمجھا جائے گا ۔ کیونکہ دس روپے جرمانہ اس کی سستی سے ہوا ۔ پس دوست توجہ کریں ۔ اور اپنے وعدے جلد پورے کریں ۔"

چونکہ تحریک جدید کی زمین کی قسط ۳۱ مئی کے بعد ادا کرنی ہے ۔ اس لئے ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حصہ لے رہا ہے ۔ اسے چاہیئے کہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کرے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ پورا کر دے ۔ اور وہ لوگ جو ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے ۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے ۔ وہ اپنی کوشش کو بڑھا کر اپریل میں ادا کر دیں ۔ تا وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والوں کے گروہ میں ہی شمار ہوں ۔ اور وہ جن کا وعدہ اپریل کا ہے ۔ یا گزشتہ کسی ماہ کا مگر ادا نہیں کر سکے ۔ وہ بھی مئی میں ادا کریں ۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بیرونی لجنہ کے متعلق ضروری اعلان

بیرونی لجنہ اماء اللہ متوجہ ہوں ۔ کہ ان کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط بذریعہ وی پی بھجوائے جا رہے ہیں ۔ انہیں وصول کر لیا جائے ۔ اور ان کے متعلق کارروائی کر کے مرکزی لجنہ اماء اللہ کو جلد از جلد اطلاع بھجوائی جائے ؀

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) عبد المجید صاحب بنگالی اور ان کے بھائیوں پر مخالفین نے جھوٹا مقدمہ دائر کر رکھا ہے (۲) جماعت احمدیہ لنگیری ضلع جالندھر کے آٹھ احمدی جاوا میں گئے ہوئے تھے ۔ جن کے متعلق کچھ عرصہ سے کوئی اطلاع نہیں آئی (۳) حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسٰے کا ایک مقدمہ دائر ہے ۔ (۴) یحییٰ ابن علیٰ بی ۔ ایس سی کا امتحان دینے والے ہیں (۵) حامد حسین صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں اپنی صحت اور اپنے نواسوں کے لئے اور حکیم محمد ابراہیم صاحب لنگیری جاگیر داران ضلع جالندھر اپنے بعض عزیزوں کے لئے جو اس وقت جاوا میں ہیں (۷) سید زمان شاہ صاحب اپنے لڑکے جمعدار سید ریاض احمد صاحب سپلائی ڈپو کراچی کی خیر و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

مختلف مقامات میں سیرت النبیؐ کے جلسے

فیروز پور چھاؤنی

انجمن احمدیہ چھاؤنی فیروز پور کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ دھرم سالہ سیٹھ نتھو مل لعل صاحب صراف واقع صدر بازار میں زیر صدارت پیر صلاح الدین صاحب ای ۔ اے ۔ سی منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چودھری عبد الکریم صاحب نے اغراض جلسہ بیان کیں ۔ اس کے بعد بابو فتح چند صاحب پریذیڈنٹ یتیم خانہ آریہ سماج نے مختصر تقریر کی ۔ جس میں حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوصاف بیان کئے ۔ بعدہ پیر صلاح الدین صاحب نے نہایت مؤثر تقریر کی ۔ جس میں پانچوں مقررہ مضامین میں سے ہر ایک پر قرآن مجید اور احادیث کی رو سے روشنی ڈالی ۔ اس تقریر کا حاضرین پر بہت اثر ہوا ۔ محمد یوسف خان

شاہ مسکین

۲۹ ماہ امان کو سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جلسہ زیر اہتمام مولوی محمد علی صاحب شروع ہوا ۔ جلسہ کی اطلاع ارد گرد کے دیہات میں بذریعہ قلمی اشتہار کی گئی ۔ چونکہ اشتہار میں ایک معزز ہندو پنڈت ہنسراج صاحب کی تقریر بھی تھی ۔ اس بناء پر ایک متعصب غیر احمدی مولوی برکت علی نے لوگوں کو اکسانا شروع کیا ۔ اور ہمارے جلسہ میں شامل ہونے سے روک دیا ۔ اور کہا کہ ہم ایک ہندو مشرک کی زبانی اپنے رسول کی تعریف سننا پسند نہیں کرتے ۔ باوجود اس کے روکنے کے ہمارے جلسہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی لوگ شریک ہوئے ۔ مولوی محمد علی صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم لین دین کے موضوع پر اور سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم ورثہ کے تعلق کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی ۔ بعد ازاں سید ولایت شاہ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔ عبد الحق

ویرووال

قصبہ کے تقریباً تمام ہندو صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے ۔ مستورات کے لئے جلسہ سننے کا انتظام تھا ۔ جلسہ کی کارروائی ۸ بجے شب زیر صدارت لالہ ایشر داس صاحب ایس پریذیڈنٹ اتحاد کمیٹی شروع ہوئی ۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی محمد احمد صاحب مبلغ نے تقریر شروع کی ۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات زندگی ۔ آپ کے ہمسایوں سے سلوک اور عدل و انصاف لین دین کے معاملات کے متعلق آپ کا اسوۂ حسنہ بیان کیا ۔ اور تقریباً ½۱۰ بجے جلسہ ختم ہوا

دادا پور

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۸ بجے شب زیر صدارت چودھری محمد حسین صاحب ساکن گا ہلڑیاں شروع ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی میر ولی صاحب نے حصول علم کے متعلق چودھری محمد طفیل صاحب نے راستگوئی ۔ مولوی نذیر احمد صاحب خلیق نے مسئلہ وراثت اور عدل و انصاف کے متعلق تقریر کی ۔ اور چودھری علی بخش صاحب نے بھی تقریر کی ۔ بالآخر ماسٹر سکندر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی نظم بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔ اور جلسے کی کارروائی ۱۱ بجے ختم ہوئی ۔

گوجرانوالہ

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ۸ بجے شب گھنٹہ گھر میں منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض جناب پادری ریورنڈ وزیر چند صاحب نے ادا فرمائے ۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا ۔ ہندو مسلم سکھ ۔ عیسائی ہر طبقہ کے لوگ جلسہ میں شریک ہوئے ۔ اور دلچسپی سے تقریریں سنتے رہے ۱۰ ۔ ۱۰ منٹ کی قریباً ۱۱ تقریریں ہوئیں ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل اور مولوی محمد مسکین صاحب نے ۲۰ ۔ ۲۰ منٹ تقریریں کیں

اندوری ضلع کرنال

۲۹ مارچ بروز اتوار ۹ بجے شب جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا ۔ جس میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔ سامعین نے نہایت خاموشی اور شوق سے تقریر سنی

خاکسار عنایت اللہ

موضع کوریل (کشمیر)

جماعتہائے کوریل ۔ آسنور ۔ ریشی نگر اور مودو جن نے مشترکہ طور پر سیرت النبی کا جلسہ موضع کوریل میں کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطلِ اسلام کی حیثیت میں

(۲)

مسیح موعود بطل اسلام ہے

بطل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنے ایسے بہادر پہلوان کے ہیں۔ جو دوسرے کو شکست دے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر قربانی کو حقیر سمجھے۔ بطل اسلام وہی کہلا سکتا ہے۔ جو اپنے زمانہ میں سب سے مخلص اور سب سے بڑا خادم اسلام ہو جس نے اسلامی دلائل و براہین کے ساتھ دُشمنانِ حق کو شکست دی ہو۔ اسلام میں مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی بطور بطلِ اسلام ہی ہے۔ کیونکہ مسیح موعود کوئی نئی شریعت لانے والا نہیں۔ بلکہ اسلام کے احیاء اور اشاعت کے لئے ہی اس کی بعثت مقرر ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوٰے ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ پس ان کا بطل اسلام ہونا ثابت ہو جائے۔ تو ہر غیر احمدی کے لئے آپ کو مسیح موعود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ؛۔

بطل اسلام ہونا ایک بلند مرتبہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے ہی مل سکتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں اسے مجدد وامام الزمان کہتے ہیں۔ جسے خدا مبعُوث کرتا ہے۔ ایسے مجدّد صدی کے سر پر آتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علےٰ راس کلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایسے شخص کو مبعُوث کرے گا۔ جو دین اسلام کی تجدید کرے گا۔ مسیح موعود امت محمدیہ کا مجدد اعظم مامور اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہے اس لئے اس کا بھی صدی کے سر پر مبعُوث ہونا ضروری تھا۔ سو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چودھویں صدی کے سر پر امت مسلمہ کے لئے بطور مجدّد مبعُوث فرمایا۔ علاوہ ازیں بطلِ اسلام۔ یا امام الزمان کے لئے ذاتی طور پر حسب ذیل صفات سے متصف ہونا ضروری ہے ؛۔

بطلِ اسلام کے صفات عشرہ

اول۔ اس کی روحانی تربیت خود اللہ تعالےٰ کرے اور اسے ایسا قلبِ سلیم عطا کرے۔ کہ اس کا جینا۔ مرنا خدا کے لئے ہو جائے ؛۔

دوم۔ اس کے اعمال واخلاق ایسے اعلےٰ درجہ کے ہوں۔ کہ کوئی شخص جائز طور پر انگشت نمائی نہ کر سکے۔ اور وُہ اپنے مخالفوں کو چیلنج کر سکے۔ کہ میری زندگی بے لوث اور بے عیب ہے۔

سوم۔ قرآن مجید کا سچا عاشق ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اسے علم لدنی سے نوازا ہو۔ اور اس کے زمانہ میں کوئی شخص قرآنی معارف کے جاننے۔ اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر نہ ہو۔ چہارم۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی ہو۔ کہ اس راہ میں ہر چیز قربان کر دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی محبت کے نتیجہ میں آپ کے لئے اس کے دِل میں غیر معمولی غیرت بھی ہو۔ اشاعتِ اسلام کی تڑپ اس کی جان کی غذا ہو۔ پنجم۔ وُہ مستجاب الدعوات ہو۔ اسے قبولیتِ دُعا پر یقین ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت کا اس سے وعدہ ہو۔ تا وُہ دشمنانِ اسلام کو معقولی دلائل کے علاوہ اس میدانِ روحانیت میں بھی مقابلہ کے لئے للکار سکے۔ ششم۔ اللہ تعالےٰ اسے مصفیٰ علم غیب سے آگاہ کرے۔ تا وُہ دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی صداقت کا زندہ نشان ہو۔ ہفتم۔ اسے دیگر مذاہب کی کتب اور ان کے اصول سے بھی بخوبی واقفیت ہو۔ بسطت فی العلم بطلِ اسلام کا خاصہ ہے۔ نیز اسے خدمتِ اسلام کے لئے تقریر وتحریر کا کامل ملکہ بھی حاصل ہو۔ ہشتم۔ اسے ذاتی طور پر قوت قیادت یعنی پیش روی بطور موہبت حاصل ہو۔ تا لوگ اس کی اطاعت کریں۔ نہم۔ بنی نوع انسان کی شفقت اس کے رگ وریشہ میں ساری ہو۔ اور دوسری طرف اسے حق کہنے میں کامل جرأت ہو دھم۔ اسے کامل عزم حاصل ہو۔ شدائد و آفات کے مقابلہ میں اس کے پایۂ استقلال میں ذرہ جنبش نہ ہو۔ بطلِ اسلام یا امام الزمان کے لئے ان صفات عشرہ سے متصف ہونا لازمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ تمام اوصاف حاصل تھے۔ بلکہ عصر حاضر میں ان امور میں کوئی اور شخص آپ کے مقابل پر کھڑا نہیں ہو سکتا ذیل میں ان صفات کا ثبوت اور ذرا تفصیلی تذکرہ کیا جاتا ہے ؛۔

قلبِ سلیم

حضور خود تحریر فرماتے ہیں ؛۔

"خدا تعالےٰ اس بات کو جانتا ہے۔ اور وُہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے۔ کہ وُہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی۔ وُہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دِل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا میں کسی زمانہ میں جوان تھا۔ اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کسی حصۂ عمر میں بجز خدائے عزّوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ . . . .

میں دُنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دِل برداشتہ رہا ہوں۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دُنیا میں ایک نیا مسافر تھا۔ اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے۔ میں اس تپشِ محبت سے خالی نہیں تھا۔ جو خدائے عزّوجل سے ہونی چاہیئے۔ اور اسی تپشِ محبت کی وجہ سے میں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوا جس کے عقائد خدا تعالےٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کو دیکھنے والے دوست و دشمن گواہ ہیں۔ کہ آپ کا ہر لمحہ یادِ خدا میں گزرتا تھا ؛

پاکیزہ زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں ؛۔ "مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رُو سے (واللّٰہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیز گار اور صداقت شعار ہیں۔" (رسالہ اشاعۃ السنۃ۔ جلد ۶)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا بیان ہے۔ کہ "براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی $\frac{17}{18}$ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔" (تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفوں کو چیلنج کرتے ہُوئے تحریر فرماتے ہیں ؛۔ "تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقوٰے پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

عشق قرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن کوئی پوشیدہ بات نہیں مسلم عام وخاص ہے۔ آپ کو معارف قرآن سکھائے جانے کے متعلق خدا کا الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ اس امر کا ثبوت کہ آپ کو وُہ معارف سکھائے گئے یہ ہے۔ کہ آپ نے بار بار علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج کیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۰) انعام مقرر کیا (اعجاز المسیح) مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہُوئی۔ پھر آپ نے اپنی کتابوں میں قرآن مجید کے معارف کا ایک دریا بہا دیا۔ جنہیں دیکھ کر ہر شخص اس وعدۂ الٰہی کی تصدیق کر سکتا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں ؛۔ "میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں۔ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵)

خدمتِ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ، آپ کے سب اموال و اوقات خدمت اسلام کے لئے وقف تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام سے آپ کو بے نظیر محبت تھی۔ لاکھوں انسانوں کو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فریفتہ بنا دیا۔ ان کے دِلوں میں عشقِ نبوی کی آگ لگا دی۔ حضور فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اسلام اور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپکو بہت غیرت تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ایک لفظ نہ سن سکتے تھے۔ اسی لئے غیر مسلموں سے مناظرات میں پہلی شرط یہ کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے حق میں کلمۂ توہین استعمال نہ کرو گے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب لکھتے ہیں ؛۔ "ایک ہی چیز ہے۔ جو آپکو متاثر کرتی اور جنبش میں لاتی اور حد سے زیادہ غصہ دلاتی ہے۔ وُہ ہے ہتک حرمات اللہ اور اہانت شعائر اللہ۔ فرمایا میری جائداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔" (حضرت مسیح موعودؑ کے مختصر حالات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آخری رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں ؛۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی ...

جان اور مال باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں (پیغام صلح صلا)

قبولیت دعا

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں کثرت قبولیت دُعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں۔ اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔" (ضرورت الامام صلا۲۶)

ان دعاؤں کی قبولیت کے ہزاروں لاکھوں گواہ ہیں۔ اور ان کا دائرہ وسعت تمام قوموں اور ملکوں پر پھیلا ہوا ہے۔

مصفیٰ علم غیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصفےٰ علم غیب پانے کا دعویٰ تھا۔ اور حضور کی بیسیوں متحدیانہ پیشگوئیوں نے پورا ہو کر اس دعوےٰ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔" (حقیقۃ الوحی صلا۳۹۱)

بسطت فی العلم

حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں:۔ "یہ وہ تمام مذاہب ہیں جن میں غور کرنے کے لئے میں نے ایک بڑا حصہ عمر کا خرچ کیا۔ اور نہایت دیانت اور تدبر سے ان کے اصول میں غور کی۔ مگر سب کو حق سے دُور اور مہجور پایا۔ ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالےٰ تک پہنچاتا ہے۔ اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پُورا کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صلا۶۱)

اس امر کا ثبوت حضرت مسیح موعود کا وُہ زندہ مذہبی لٹریچر بھی ہے۔ جو تا قیامت قائم رہے گا۔ اور جس کی مدد سے آج بھی عیسائیت اور آریہ دھرم کو ہر میدان میں شکست دی جا رہی ہے۔ اسّی کے قریب کتابیں اور دو سو سے زائد اشتہارات ان ٹھوس اور ناقابل تردید براہین پر مشتمل ہیں۔ جو آپ نے مختلف مذاہب کے مقابل پر پیش فرمائے ہیں۔ ایک مسیحی انگریزی رسالہ حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھتا ہے۔

"He was a person full of enthusiasm and idealism, and a very forceful author and writer. Even in his youth he never wasted a single moment of his life and always devoted himself to the study of religions and religious problems, particulary to the study of Al-Quran

(Der orient-(may. june 1937)

اس اقتباس میں دشمنان اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زبردست قوت تحریر دی گئی تھی۔ اور آپ کو جملہ مذاہب کے بارہ میں وسیع معلومات حاصل تھیں

قوت قیادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے امام الزمان ہونے کے ذکر پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "دست قدرت نے اس کے اندر پیشروی کا خاصہ پھونکا ہُوا ہوتا ہے۔ اور یہ سب سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو جمع کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی دی۔ ایسا ہی وُہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۲)

لاکھوں علماء، فضلاء، غلاسفروں، تاجروں، معزز عہدہ داروں اور وکلا وغیرہ کا آپ کے ہاتھ پر جمع ہونا اجلی برہان ہے۔ کہ قدرت نے آپکو قیادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح زندگی اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ کہ آپ کو بنی نوع انسان سے کتنی ہمدردی تھی۔ آپ نے شفقت علی خلق اللہ کو اپنی بیعت کی شرطوں میں سے ایک لازمی شرط قرار دیا۔ آپ کی اولوالعزمی تو اس قدر عیاں ہے۔ کہ دشمن بھی برملا اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ مسلسل و پیہم مخالفتیں اور اذیتیں حضرت اقدس کے عزم کو اپنی جگہ سے ہلا نہ سکیں۔ اور یہی خدا کے فرستادوں کی شان ہے۔ اور بطل اسلام کا یہی مقام ہے۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ "وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بیدل نہیں ہوتے۔ اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔" (ضرورۃ الامام صلا۱۱)

ان بیانات سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان تمام صفات سے کامل طور پر متصف تھے۔ جو بطل اسلام کے لئے لازمی ہیں۔ لہذا اس پہلو سے آپ کا بطل اسلام ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندہری

جناب چودھری نظام الدین صاحب کے مختصر سوانح حیات زندگی (۲)

سب سے زیادہ تسلی دینے والی بات

میں نے والد صاحب سے ایک دفعہ پوچھا آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے متعلق سب سے زیادہ تسلی کس بات سے ہوئی۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جب عام طور پر ساری دنیا مخالف ہو گئی۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ اس مخالفت میں نہایت شدت کی گھبراہٹ تھی۔ اور اس میں وہی رنگ تھا جو نبیوں کے مخالفین کی مخالفت کا ہُوا کرتا ہے۔ فرماتے سوائے سچے مدعی کے اس قسم کی مخالفت کسی کی نہیں ہوتی۔ اس بات نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میرے دل میں میخ کی طرح گاڑ دی۔

قرآن کریم کی آیات بطور الہام

فرماتے شروع شروع میں یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو وحی اور الہام ہوتا ہے۔ وہ اکثر قرآن کریم کی آیات میں کیوں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق مجھے اس طرح تسلی ہوئی کہ احمدی ہونے کے بعد مجھے بھی سچی خوابیں آنے لگیں۔ اور بعض دفعہ کشفی حالت بھی ہوتی۔ اس میں عام طور پر جو الفاظ میری زبان پر آتے۔ وہ قرآن کریم کی آیات ہی ہوتے۔ چنانچہ ایک دفعہ تو سورۃ النفر مجھے سکھائی گئی۔ اور دوسری دفعہ یہ آیت میری زبان پر جاری ہوئی۔ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ اس سے دوسرے ہی دن میرا ایک بھتیجا خراس کے چکر میں آکر فوت ہو گیا۔

غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئیے

کہتے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئیے تو اس سے کسی قدر گھبراہٹ ہوئی۔ انہیں دنوں ہمارے گاؤں میں ایک جنازہ ہو گیا۔ لوگ جنازہ پڑھنے کے لئے ایک ایسی جگہ جمع ہوئے۔ جہاں سے میں قریب ہی ایک درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہُوا تھا۔ اور دو تین دفعہ آدمی مجھے بلانے کے لئے آیا۔ اس عرصہ میں میری آنکھ لگ گئی دیکھا کہ ایک مضبوط لمبے قد کا آدمی ہے۔ اور رنگ کا سانولہ ہے۔ مجھے کہتا ہے۔ ان سے کہہ دو۔ یا ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون۔ اس پر میں نے جنازہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ فرماتے جب خدا تعالےٰ قرآن کریم کے الفاظ میں کسی سے کلام کرتا ہے۔ تو وہ الفاظ اس شخص کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس طرح میری تسلی ہو گئی۔ اور میں نے سمجھ لیا۔ کہ چونکہ عین وقت اور موقعہ پر قرآن کریم کے الفاظ زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ قرآن پڑھتے رہنے کی وجہ سے وہ الفاظ زبان پر آگئے۔

خدا تعالےٰ کی تائید

میرے والد صاحب نہایت ذہین اور برجستہ گفتگو کرنے والے تھے۔ لیکن طبیعت میں انتہا درجہ کی تیزی بھی تھی۔ اس تیزی کے متعلق پہلے مجھے سخت گھبراہٹ ہُوا کرتی تھی۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات اور طریق کے خلاف نہ ہو۔ لیکن بعد میں بار بار کے تجربہ سے معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ انکی تیزی میں بھی تائید اور حفاظت کرتا ہے۔ جس سے میں یہ سمجھا۔ کہ چونکہ وہ اپنی طبیعت سے مجبور ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انکی ایمانی حالت

کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی تائید کر دیتا ہے اس وجہ سے میں نے سمجھا۔ اس بات میں انہیں زیادہ کہنا ٹھیک نہیں۔ وہ اس معاملہ میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک معذور تھے

دو اہم واقعات

اس کے متعلق مجھے دو اہم واقعات یاد ہیں۔ والد صاحب نے اپنے علاقہ میں اعلان کیا ہوُا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت مجھے اپنے والد کی عزت سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کی ہتک یا گستاخی کرے گا۔ تو میں فوراً اس کا بدلہ لوں گا۔ اور اس کی ذمہ واری اس پر ہوگی جو گستاخی یا ہتک کا مرتکب ہوگا۔ پس جو شخص گستاخی کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ وہ مجھ سے بات ہی نہ کرے۔ اس اعلان کے باوجود ایک مولوی نے جو ہمارے گاؤں میں آیا۔ بار بار آدمی بھیج کر والد صاحب کو مسجد میں بلایا۔ اور بلا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ستر اسی آدمی کے مجمع میں نہایت گندے اور جھوٹے الزام لگائے۔ والد صاحب نے وہیں اسے پکڑ کر ڈنڈے سے خوب مارا۔ اور زمین پر گرا کر اس کے مُنہ میں ڈنڈا دیا۔ گاؤں کے لوگوں نے بھی اسے نہ چھڑایا۔ بلکہ بعض نے تو یہ بھی کہا۔ کہ ہمارے سامنے پہلے اس نے گالیاں دی ہیں۔ اس لئے ہم نہیں چھڑاتے۔ اس پر اس مولوی نے گاؤں کے لوگوں کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ کہ انہوں نے میری حمایت نہیں کی اور والد صاحب سے کہا۔ تم نے مسجد میں میری ہتک کی ہے۔ تم بہت جلد تباہ ہو جاؤ گے۔ یہ کہہ کر وہ گاؤں سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ اور ایک قریب کے گاؤں میں شب باش ہوُا۔ وہاں اسے رات کو ہیضہ ہو گیا۔ اسی رات والد صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک دیوانہ کتا ہے۔ جس کا گلا کٹا ہوُا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ تفہیم ہوئی۔ کہ دیوانہ کتا وہی مولوی ہے۔ اور گلا کٹا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب وہ مر جائے گا۔ صبح والد صاحب نے مسجد میں سب کو یہ خواب سنا دیا۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ وہ مولوی جلد ہلاک ہوگا۔ چنانچہ چار دن کے بعد خبر آئی کہ وہ مر گیا ہے۔ اس سے وہ لوگ بہت حیران ہوئے۔ اور بعض نے اقرار کیا کہ واقعی اس نے گستاخی کی تھی جس کی لعنت اس پر پڑی ہے۔

اسی طرح قصور شہر میں ایک شخص شادی نام دودھ فروش تھا۔ جو والد صاحب کا اچھی طرح سے واقف تھا۔ میں بھی اسے اچھی طرح سے جانتا تھا۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میرے والد صاحب کو دیکھ کر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ طعنہ دیا۔ کہ جس شخص کو تم مسیح اور مہدی مانتے ہو۔ وہ لاہور میں مر گیا۔ اور لوگ اس کا مُنہ کالا کر کے لاش کو بازاروں میں گھسیٹتے رہے۔ شادی اپنی دوکان پر بیٹھا تھا۔ جب اس نے یہ کہا۔ والد صاحب نے اسے بازو سے پکڑ کر بازار میں پھینک دیا۔ اتفاق ایسا ہوُا۔ کہ وہ سر کے بل فرش پر گرا۔ اور اسے سخت چوٹ آئی۔ جس سے بیہوش ہو گیا۔ بازار میں شور پڑ گیا۔ کہ قتل ہو گیا۔ قریب ہی پولیس تھی۔ سپاہی بھاگے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک کانسٹبل نے والد صاحب سے کہا۔ کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ پھر جو ہوگا۔ دیکھا جائے گا۔ والد صاحب وہاں سے چلے آئے۔ اور سپاہی شادی کو اٹھا کر ہسپتال میں لے گئے۔ چونکہ اسے چوٹ خطرناک نہیں آئی تھی۔ اس لئے چند دن کے بعد اچھا ہو گیا۔ اور والد صاحب کے خلاف مقدمہ نہ چلایا گیا۔ پولیس نے یہ رپورٹ کی۔ کہ شادی نے پہلے گالی دی تھی جس پر دونوں میں کشمکش ہوئی۔ اور چوٹ اتفاقیہ آ گئی۔ لیکن یہی شادی ایک ماہ کے بعد دو سو روپیہ لے کر بھینس خریدنے کے لئے کسی گاؤں میں جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے روپیہ چھین لیا۔ اور اسے قتل کر کے ایک گہرے جوہڑ میں پھینک دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نعش کو گارے میں دفن کیا گیا۔ چار دن تک اس کا کوئی پتہ نہ چلا۔ آخر لاش سڑ کر برآمد ہوئی۔ اور یہ پتہ نہ چلا کہ کن لوگوں نے قتل کیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاش کی توہین زبان سے کی تھی۔ خدا تعالےٰ نے اس کی لاش کو ذلیل کیا۔

میرے متعلق والد صاحب کا ارادہ تھا کہ میں خدمت دین کروں۔ لیکن جب میں پہلی دفعہ لنڈن گیا۔ تو اس وقت وہ بہت گھبرائے اگرچہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب کے دوست تھے۔ لیکن ان پر اعتماد نہ تھا۔ اس لئے جب اختلاف زیادہ پڑ گیا۔ تو ان کا ارادہ ہوُا۔ کہ مجھے لنڈن سے واپس آنے کے متعلق لکھیں۔ فرماتے اسوقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ ہمارے گاؤں میں ایک وسیع چراہ گاہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں چارپائی پر لیٹے ہیں۔ میں نے زمینداروں کے طریق پر پہلے حضور کو دبانا شروع کیا۔ پھر گفتگو کی۔ اور کہا اگر اجازت دیں۔ تو فتح محمدؐ کو لنڈن سے بلا لیں۔ فرمایا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر فتح محمدؐ کو بلا لیا گیا۔ تو خواجہ لنڈن میں میرا خلیفہ بننے کی کوشش کرے گا۔ اس پر میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔

افاضہ روحانی کی حیرت انگیز مثال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی افاضہ کی مثال حضرت والد صاحب کی زندگی میں بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ میں جب کبھی اس پر غور کرتا ہوں۔ تو حیران رہ جاتا ہوں۔ کہ والد صاحب زمیندار آدمی تھے۔ اور ان لوگوں کی زندگی عام طور پر ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی میں گذرتی ہے۔ اپنے کاروبار میں بھی نہایت توجہ دینی پڑتی ہے۔ علاوہ اس کے میرے والد صاحب خاندانی طور پر وہابی تھے۔ لیکن احمدی ہونے سے کچھ عرصہ پہلے والد صاحب پر سرسید احمد کی تصنیف کا بہت گہرا اثر تھا۔ فرماتے اس وقت میں الہام۔ وحی اور فرشتوں کے وجود کا قطعی منکر تھا۔ دوزخ۔ بہشت کو جس طرح لوگ مانتے ہیں نہیں مانتا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے آپ نے اپنے تقریباً تمام عقائد میں تبدیلی کی۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور کتب کے مطالعہ کا ہی اثر تھا۔ کہ جب آپ احمدی ہوئے۔ تو اسلام کے تمام عقائد پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے تھے۔ پہلے نیچری ہونے کی وجہ سے یا دنیوی امور میں ملوث ہونے کی وجہ سے عقائد میں جو نقائص واقعہ ہو گئے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد ان کی مکمل طور پر اصلاح ہو گئی۔ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ والد صاحب کی طبیعت بہت تیز تھی۔ اور آپ ایک آزاد منش آدمی تھے۔ مگر باوجود اس قسم کی طبیعت رکھنے کے اور باوجود نیچریت اور وہابیت کے گہرے اثر کے نیچے آنے کے خدا تعالےٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبول کرنے کی توفیق دی۔ اور پھر آپ نے روحانی ترقی کی۔ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔

ہمارے علاقہ میں والد صاحب کی مخالفت پہلے تو اس لئے تھی کہ آپ غربا کی مدد کیا کرتے اور ان سے تعلق رکھتے تھے۔ بڑے لوگ اور خاص کر ہندو ساہوکار آپ کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد وہ لوگ جنہیں آپ سے ذاتی دشمنیاں تھیں۔ انہوں نے لوگوں کی احمدیت سے نفرت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر والد صاحب اور ہمارے خاندان کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ اور باوجود اس کے کہ علاقہ میں ہمارا خاندان معزز تھا۔ ۱۹۱۰ء سے لے کر ۱۹۳۰ء تک والد صاحب کے خاندان کا اثر ورسوخ بالکل مفقود ہو گیا۔ اور لوگ سمجھنے لگ گئے کہ یہ خاندان اب ختم ہو چکا ہے۔ میرے قادیان آ کر خدمت دین کرنے پر وہ لوگ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے۔ اور طنزاً کہتے چودہری نے اپنے لڑکے کو اعلےٰ تعلیم دلائی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ مرزا کا خلیفہ ہو گیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ اس قسم کا درویش بن گیا ہے۔ جس قسم کے درویش پیروں کے دورے پر جانے کے وقت ان کے آگے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد حالات نے ایک ایسا پلٹا کھایا۔ کہ ہمارے خاندان کے اثر ورسوخ نے دوبارہ بڑھنا شروع کر دیا۔ اب ہمارے علاقہ کے زمیندار کوئی اہم معاملہ طے نہیں کر سکتے۔ جب تک ہمارے خاندان کے افراد شامل نہ ہوں۔ اور میرے والد صاحب اس تمام تغیر کو دیکھ کر خوش ہوتے۔ فرماتے جب انسان اللہ تعالےٰ کے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسی رنگ میں اس کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر دیتا ہے۔ والدہ مرحومہ بھی والد صاحب کے ساتھ ہی احمدی ہو گئی تھیں۔ اس وجہ سے ہمارے ننھیال بھی احمدی ہو گئے۔ والد صاحب کی اولاد میں سے اس وقت ہم تین بھائی اور تین بہنیں زندہ ہیں۔ اور ان کی تمام اولاد کی تعداد اس وقت ساٹھ

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۱۱ :۔ منکہ ضیاء الدین ولد چودہری سعد الدین صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۱/۲ ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوشس وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ پانچ روپے اپنے والد صاحب سے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر میری آمد میں کسی قسم کی ایزادی ہوگی۔ تو میں اس کی باقاعدہ اطلاع دیتا رہونگا

العبد :۔ ضیاء الدین بقلم خود۔
گواہ شد :۔ محمد نواز خان انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز
گواہ شد :۔ سعد الدین احمدی والد موصی اے۔ ڈی۔ آئی انسپکٹر مدارس
گواہ شد :۔ عبد العزیز فاروقی

نوٹ :۔ میرے لڑکے عزیز ضیاء الدین نے وصیت کی ہے۔ شرعاً وہ بالغ ہے۔ تاہم قانونی اعتراض کے ماتحت گذارش ہے کہ اس کے عرصہ بلوغ تا ۱۸ سال کے لئے میں اس کی باقاعدہ ادائیگی حصہ آمد کا ذمہ لیتا ہوں۔ نیز تصدیق کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ جانے پر عزیز اپنی وصیت کی از سر نو تصدیق کر دے گا۔

سعد الدین احمدی والد ضیاء الدین موصی

نمبر ۵۷۳۲ :۔ منکہ امۃ الحمید زوجہ میاں عبد الحق صاحب۔ قوم ڈوگر عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت

۲۳ ر ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ر ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد یکصد روپیہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے ۵۰ روپے (۲) مشین سلائی سیکنڈ ہینڈ قیمتی ۵۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس کے سوا اگر میری زندگی یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی حصہ دار صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں وصیت ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ باقی حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائیگا کاتب عبد الحق خاوند موصیہ پٹواری مال حلقہ زور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا امۃ الحمید موصیہ۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ امیر جماعت شاہ مسکین۔ گواہ شد :۔ عبد الحق خاوند موصیہ

نمبر ۶۰۹۸ :۔ منکہ صفیہ بیگم بنت منشی محبوب عالم موصی ۸۸ زوجہ احمد حسن قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ مڑھ بھنگواں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے ۲۔ ایک جوڑی کلپ ہائے نائی وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ ایک رتی قیمتی ۵۴ روپے۔ ایک انگوٹھی ۳ ماشہ ایک رتی ۱۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ ۳۔ میری ماہوار آمد بصورت خرچ ایک روپیہ چار آنے ماہوار ہے۔ جو مجھے خاوند سے ملتی ہے۔ میں اسکے بھی اور مندرجہ بالا زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :۔ صفیہ بیگم زوجہ احمد حسن بقلم خود
گواہ شد :۔ محمود احمد موصی ۵۱۲۵
راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد انارکلی لاہور۔
گواہ شد :۔ احمد حسن خاوند موصیہ پٹواری نہر بنگلہ مڑھ بھنگواں۔

نمبر ۶۰۹۹ :۔ منکہ خورشید احمد ولد میاں محمد خان قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن خواص پور ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر حال بنوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۲ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت تک نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۴ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میری آمدنی میں کمی بیشی واقعہ ہوئی۔ تو اس کے مطابق دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ مذکور کو حق ہوگا کہ اس جائیداد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء سے وصول کرے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دیا ہے کہ سند رہے۔ العبد :۔ خورشید احمد خان بقلم خود۔ گواہ شد :۔ عبد الرحمن خان احمدی امیر جماعت احمدیہ بنوں۔ گواہ شد :۔ عنایت اللہ سکرٹری تبلیغ بنوں۔

نمبر ۶۱۰۰ :۔ منکہ عبد القیوم احمد ولد بابو وزیر محمد صاحب مرحوم۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ر ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد ۹۵ روپے پر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ عبد القیوم احمد
گواہ شد :۔ مرزا عبد القیوم سب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال کوہاٹ۔ گواہ شد :۔ محمد امین الحق سکرٹری تعلیم و تربیت کوہاٹ

اعلانات نکاح

۱۔ علی محمد صاحب بی۔ اے سٹوڈنٹ ولد بابو محمد بخش صاحب ساکن انبالہ شہر کا نکاح سلیمہ بانو صاحبہ بنت حشمت اللہ خان صاحب ساکن محلہ دار العلوم قادیان سے بعوض ۵۰۰ روپے مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۴/۴۲ ۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔

۲۔ محمد خلیل الرحمن صاحب پٹواری ولد عبد الرحمن صاحب ساکن سیوہارہ ضلع بجنور کا نکاح مسعودہ بیگم بنت حشمت اللہ خانصاحب ساکن دار العلوم سے بعوض پانسو روپے مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۴/۴۲ ۲ کو پڑھا۔ محمد صدیق دوکاندار قادیان

۳۔ چوہدری غلام سرور صاحب ولد چوہدری راجہ خانصاحب سکنہ ترکھ تحصیل و ضلع گجرات کا نکاح امۃ الوحید بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب ساکن تلونڈی موسے خاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ سے بعوض ایکہزار روپے مہر ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے ۴/۴۲ ۳۰ کو پڑھا۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

۴۔ میرے برادر اصغر عزیز اقبال احمد خان صاحب ایاز کا نکاح عزیزہ صادقہ بیگم دختر ملک حمید الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگا سے پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ۵ اپریل ۱۹۴۲ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار ملک افتخار احمد خان اعجاز ولد ملک گلاب الدین صاحب کلانور۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ ۷ر اپریل۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ صبح ۴ بجکر ۵۴ منٹ پر مدراس میں فضائی خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی طیارہ نمودار نہ ہوا۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کالی نن کے محاذ میں لڑائی کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کے باوجود روسیوں کی کامیابیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دشمن سے مزید ۱۱ بستیاں چھین لی گئیں۔ اور بہت سا سامان برباد کر دیا گیا۔ ایک اور جگہ ایک پوری جرمن کمپنی کا صفایا کر دیا گیا۔ بے شمار سامان ضائع ہوا۔ اور ۲۵ چوکیاں برباد کر دی گئیں۔ سمولنسک کے محاذ پر ایک جرمن ڈویژن پر روسیوں نے سات بار شدید حملے کر کے سخت نقصان پہنچایا۔ جرمنوں نے اعتراف کیا ہے۔ کہ خرکوف کے مشرق میں روسیوں کے حملے شدت اختیار کر گئے ہیں۔ ایک جگہ جرمن مورچے توڑ دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۷ر اپریل۔ یوم فوج کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے ایک فوجی نمائندہ نے بتایا۔ کہ وہ دن دور نہیں جب امریکہ کے بم ٹوکیو پر برسائے جائیں گے۔ اور وہاں ایسی آگ لگائی جائے گی جو دوزخ کی آگ سے کم نہ ہوگی۔

قاہرہ۔ ۷ر اپریل۔ کل رات اسکندریہ کے علاقہ میں دشمن نے بم برسائے جس سے دو آدمی ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے۔ کچھ مکانوں کو نقصان پہنچا۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ کل رات برطانوی طیاروں نے جرمنی کے صنعتی علاقوں روہر اور رائن لینڈ پر پھر شدید حملے کئے۔ پرسوں رات تین سو بمباروں نے حملے کئے تھے۔

ماسکو۔ ۷ر اپریل۔ سویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آٹھ دن کے فضائی معرکہ میں جرمنی کے ۳۱۵ طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ مشرقی محاذ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ روسی اور جرمن فوجیں موسم بہار کے حملوں کیلئے زبردست تیاریاں کر رہی ہیں۔ تمام محاذ پر نہایت شدت کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور نازیوں کو موسم بہار کے نئے حملہ کی تیاری کرنے کا موقع نہیں دیا جا رہا۔ ۷ر اپریل کو ہوائی لڑائیوں میں ۱۱۹ جرمن اور ۴۸ روسی جہاز تباہ ہو گئے۔

نیویارک۔ ۷ر اپریل۔ امیر البحر فسکے جو تارپیڈو اور ہوائی جہاز اور بحری دوربین کے موجد تھے آج وفات پا گئے۔ ان کی بحری دوربینیں آج کل دنیا بھر کے بحری بیڑوں میں استعمال کی جا رہی ہیں۔

دہلی۔ ۷ر اپریل۔ پنڈت جواہر لال نے کل ایک ریاستی ڈیپوٹیشن سے گفتگو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر برطانوی گورنمنٹ کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کانگرس کے لیڈر کہاں ہوں گے۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ آج ڈیلی ٹیلیگراف کے لیڈنگ آرٹیکل میں جاپانی وزیر اعظم جنرل ٹوجو کی اس دھمکی کا حوالہ دیا گیا ہے جو اس نے ہندوستان کو دی ہے۔ جنرل ٹوجو نے کہا کہ اگر ہندوستانی جاپانی مظالم سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دیں۔ ٹیلیگراف اس سلسلہ میں لکھتا ہے کہ ہندوستانیوں کو جاپانیوں کی نیتوں کا علم ہے۔ وہ یہ جاننے سے قاصر نہیں کہ چین میں برطانیہ یا کسی دوسری غیر ملکی طاقت کے نہ ہونے کے باوجود جاپانیوں نے چینی قوم پر تباہی ڈھائی۔

چنکنگ۔ ۷ر اپریل۔ بیان کیا گیا ہے کہ برما کے پروم مورچے میں جاپانی دریائے اراوتی کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ ٹانگو کے مورچے پر چینی فوجوں نے دشمن کو روک رکھا ہے۔

نئی دہلی۔ ۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ کی جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ٹوٹ گئی ہے اور کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کرپس سکیم کی آخری صورت کو بھی نامنظور کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کی اطلاع سر سٹیفورڈ کو دیدی گئی ہے۔

نئی دہلی۔ ۷ر اپریل۔ آج رات پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں ہر غیر ملکی حملہ کی مزاحمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ وزیگا پٹم اور کوکناڈا کی جاپانی بمباری نے ہر ہندوستانی کے دل میں ایک لرزش سی پیدا کر دی ہوگی۔ میں اس صورت حالات میں محض تماشائی بن کر کیونکر رہ سکتا ہوں۔ جاپانیوں کا یہ کہنا کہ ہندوستانیوں کو آزاد کرانے کے لئے آ رہے ہیں۔ بالکل غلط اور لغو ہے۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ناروے کے تمام گرجوں کے پادریوں نے جو تعلیمی کام بھی کرتے رہیں۔ وزارت کے سامنے اپنے استعفے رکھ دیئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۷ر اپریل۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ ہندوستان اور برطانوی گورنمنٹ کے درمیان اختلاف دور کرانے کے لئے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی جلد از جلد مداخلت حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کرنل جانسن اور پنڈت نہرو کی بات چیت اس مداخلت کے لئے راستہ صاف کر رہی ہے۔

کراچی۔ ۷ر اپریل۔ سندھ کے ہوائی حملوں سے بچاؤ کے محکمہ نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ کراچی کے لئے بہت جلد ہوائی حملہ کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے بچاؤ کی تیاریوں میں توسیع کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

دہلی۔ ۷ر اپریل۔ حکومت ہند نے آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس کے ماتحت برطانوی ہندوستان کی پولیس کو عارضی طور پر اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر وہ نوٹس دیکر اپنی ملازمت سے مستعفی ہو سکتی تھی۔

واشنگٹن۔ ۷ر اپریل۔ امریکہ کے وزیر بحری کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ بحر اطلانٹک کے ساحلی رقبہ میں محوری آبدوزوں کی سرگرمیاں بہت حد تک کم ہوتی جا رہی ہیں۔ لیکن ابھی تک مطلع پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ بحر الکاہل کی ہائی کمانڈ میں بعض نئے افسروں کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔

پشاور۔ ۷ر اپریل۔ طہران سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ صوبہ شیراز میں مفسدہ پرداز سردار ناصر خان سردار سپاہ کے حکم کے باوجود اب تک بمقام شیراز حاضر نہیں ہوا۔

واشنگٹن۔ ۷ر اپریل۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ امریکن آبدوزوں نے مشرق بعید کے سمندروں میں اور جنوب مغربی بحر الکاہل میں ایک جاپانی مال جہاز اور دو ٹینکروں کو غرق کر دیا۔

لنڈن۔ ۷ر اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی تباہ کن "ہیوک" ٹونیسا کے ساحل کے پرے مکمل طور پر برباد ہو گیا ہے۔ "ہیوک" کا وزن ۱۳۴۰ ٹن تھا اور یہ ۱۹۳۷ء میں مکمل ہوا تھا۔

دہلی۔ ۷ر اپریل۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی میں پنجاب میں کولیشن وزارت کی قائمی کے مسئلہ پر غور و خوض کیا گیا۔ سردار پٹیل اور سری راجگوپال اچاریہ سے سر چھوٹو رام نے جو بات چیت کی۔ اس پر ورکنگ کمیٹی میں روشنی ڈالی گئی۔ سر چھوٹو رام نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر پنجاب میں کولیشن وزارت قائم ہو جائے تو کانگرس پارٹی کو کم از کم کولیشن وزارت کی اس قدر مدد ضرور کرنی چاہیئے جس قدر کہ سندھ کی کانگرس پارٹی خان بہادر اللہ بخش کی وزارت کر رہی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں سر سکندر حیات مسلم لیگ کے اثرات سے آزاد ہو کر

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی